ہم سے چھین لی جاتی ہے۔ اور اس وقت ہم شدتِ حزن و فرطِ غم سے ہر جذبے سے لوٹ کر حق تعالیٰ کے قدموں پر گر جاتے ہیں اور ہمارے قلب سے یہ چیخ نکلتی ہے۔

اللھم انک تسمع کلامی وتری مکانی وتعلم سری وعلانیتی لا یخفیٰ علیک شیٔ من امری وانا البائس الفقیر المستغیث المستجیر الوجل المشفق المقر المعترف بذنبی! اسئلک مسئلۃ المسکین وابتھل الیک ابتھال المذنب الذلیل وادعوک دعاء الخائف الضریر ودعاء من خضعت لک رقبتہ وفاضت لک عبرتہ وذل لک جسمہ ورغم لک انفہ اللھم لاتجعلنی بدعائک شقیاً وکن لی رؤفاً رحیماً یا خیر المسئولین ویا خیر المعطین۔ (کنز العمال عن ابن عباسؓ وعبداللہ بن جعفرؓ)

اے اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے! تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی! میں مصیبت زدہ ہوں، محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ جو ہوں، ترساں ہوں، ہراساں ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں، اعتراف کرنیوالا ہوں۔ تیرے آگے سوال کرتا ہوں جیسے بیکس سوال کرتے ہیں تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں جیسے گنہگار ذلیل وخوار گڑگڑاتا ہے اور تجھ سے طلب کرتا ہے جیسے خوف زدہ آفت رسیدہ طلب کرتا ہے اور جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جسکی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو اور اسکے آنسو بہ رہے ہوں اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کئے ہوئے ہو اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو! اے اللہ تو مجھے اپنے سے دعا مانگنے میں ناکام نہ رکھ اور میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحیم ہوجا! اے سب مانگے جانے والوں سے بہتر! اے سب دینے والوں سے بہتر!!

بلا کے نزول کے بعد ہم وہی کرتے ہیں جو نزول سے پہلے بھی رضا و رغبت کے ساتھ کر سکتے تھے غم و الم کے انگارہ سے جھلسنے کے بعد اگر ہماری عبدیت کی یہی کیفیت ہوتی تو ہم پر یہ عذاب ہی نازل نہ ہوتا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا۔ (پ ۵ ع ۸) ۔ اللہ تعالیٰ تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی قدر کرنے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

عذاب یا دردناک تجربوں اور مصیبتوں سے بچنے کا طریقہ "ایمان و شکر" ہے عقیدہ وعمل ہے، ایمان باللہ و عمل صالح ہے! یعنی "النفس" کا تغیر ہے نقطۂ نظر کا بدلنا ہے سیرت کی اصلاح ہے، تقویٰ کا پیدا کرنا ہے۔ حق تعالیٰ کا دامن پکڑنا ہے، ان کی ہدایتوں پر عمل کرنا ہے۔ ان کے بتلائے ہوئے طریقوں پر چلنا ہے! ہم خود اپنے ہاتھوں اپنی عافیت کے خرمن میں آگ لگاتے ہیں، ہم خود اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں ہم خود اپنی جانوں کے دشمن ہیں، ہمارے سوا ہمارا کوئی دشمن نہیں! شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ نے اس حقیقت کو خوب لکھا ہے:

آتش بہ دو دست خویش در خرمنِ خویش　　چوں خود زدہ ام چہ نالم از دشمن خویش
کس دشمن من نیست منم دشمن خویش　　اے وائے من و دستِ من و دامن خویش

اسی لئے حق تعالیٰ نے جو ہمارے مولیٰ ہیں اور سب سے زیادہ خیر خواہ ہیں، ہم سبھوں کو اگلوں اور پچھلوں کو، ایک ہی وصیت فرمائی ہے اور وہ یہی ہے کہ ہم تقویٰ کی زندگی بسر کریں۔

ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ (پ ۵ ع ۱۶) واقعی ہم نے ان لوگوں کو بھی حکم دیا جن کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی اور تم کو بھی کہ حکم خداوندی کی اطاعت کرو اور اسکی مخالفت سے بچو یعنی تقویٰ کی زندگی اختیار کرو۔ (ختم شد)